باسمہ تعالیٰ

عوامی منشور

برائے 16ویں پارلیمانی انتخابات 2014

(الف) تعارف

دستوری اعتبار سے ہندوستان، پارلیمانی طرز حکومت کا حامل خودمختار، سیکولر اور جمہوری ملک ہے۔ دستور ہند میں ایک ایسے ملک کی تعمیر کا تصور پیش کیا گیا ہے جس کے خمیر میں عدل، آزادی اور مساوات کی قدریں شامل ہیں۔ چنانچہ اب یہ ریاست کا کام ہے کہ وہ دستور کے ان بنیادی مقاصد کی تکمیل کو یقینی بنائے۔ اس سلسلے میں ریاست عوام کے سامنے جوابدہ ہے عوام ووٹ کے ذریعہ اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہیں۔ عوام کے لئے ووٹ کے استعمال کا دستوری معیار یہی تصور ہے۔ اس تصور کو معیار بنا کر ووٹ کی طاقت کا استعمال متوقع ہے۔

لیکن تعمیر کا یہ تصور، آزادی کے بعد یکے بعد دیگرے آنے والی حکومتوں کی پالیسیوں اور اقدامات کے نتیجے میں بری طرح مجروح ہوا ہے۔ ترقی کے ناقص منصوبے نے ایک ایسی عدم مساوات کو جنم دیا ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ شہریوں کے درمیان دیہی و شہری کا فرق موجود ہے۔ اس کے علاوہ ذات پات فرقے، مذہب اور نسل کے حوالے سے بھی تفریق پیدا ہو چکی ہے۔

ملکی سماج کے کمزور طبقات اور اقلیتیں آج بھی انصاف کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں۔ حکومتی اداروں اور معاشی مسائل سے استفادہ کے عمل میں ان کی خاطر خواہ نمائندگی نہیں ہے۔ عوام پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں، انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے، اور اکثر اوقات یہ زیادتی اُنہی اداروں کی جانب سے ہوتی ہے جو عوام کے تحفظ کے ذمہ دار ہیں۔

ملک کی سب سے بڑی اقلیت مسلمان ہیں۔ وہ رفتہ رفتہ ملک کے سب سے محروم طبقہ میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ وہ عدم تحفظ کے شدید احساس کے تلے دبے ہوئے ہیں۔ مسلمان بجا طور پر فرقہ پرستانہ فسطائیت کو اپنے تہذیبی تشخص کے لئے ایک بڑا خطرہ تصور کرتے ہیں آزادی کی سات دہائیوں کے بعد بھی ریاست ایک غیر جانب دار، غیر متعصب اور منصف و محافظ ادارے کا کردار ادا کرنے اور اعتماد بحال کرنے میں ناکام رہی ہے۔

فسطائی وکلیت پسند سیاسی تحریکات کا عروج ملک کے لئے سم قاتل ہے۔ یہ مظہر دستور کی اچھی قدروں اور ملک کے تکثیری و جمہوری ڈھانچے کے لئے شدید خطرہ ہے اور ملک کے اتحاد اور سالمیت اور ہندوستان کے تصور کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔

کرپشن رفتہ رفتہ ایک بے قابو عفریت کا روپ اختیار کر چکا ہے جس کے آگے پورا نظام بے بس نظر آتا ہے۔ سیاسی ادارے ہر سطح پر کرپشن کا شکار ہیں۔ اس کے تباہ کن اثرات نے نوکر شاہی کو مفلوج کر دیا ہے اور اب میڈیا و عدلیہ بھی اس کی زد میں آتے جا رہے ہیں۔

یہ واقعہ ہے کہ خوفِ خدا اور اخلاق و روحانیت وہ عوامل ہیں جو ایک کامل اور منضبط سماج کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں مذہب کا استعمال زیادہ تر اختلافات کو ہوا دینے، سماج میں تفرقہ برپا کرنے اور کمزوروں کا استحصال کرنے کے لئے کیا گیا ہے، جب کہ مذہب کی حقیقی روح بیدار کی جائے تو ہندوستان جیسے مذہبی سماج میں مذہبی و روحانی اقدار ایک صحتمند سماجی انقلاب برپا کرنے میں تعمیری کردار ادا کر سکتی ہیں۔

2014 کے انتخابات، عوام کو یہ موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ دستورِ ہند میں تسلیم شدہ بنیادی اقدار کے تحفظ کے لئے موثر اقدامات کریں۔

اس مقصد کے پیش نظر ہم ہندوستانی شہری جماعت اسلامی ہند کے پیش کردہ مندرجہ ذیل 'عوامی منشور' کی تائید کا اعلان کرتے ہیں ؛ ہم بیدار مغز سیاسی جماعتوں اور امیدواروں سے منشور کی حمایت کی توقع رکھتے ہیں۔ منشور سے متفق ہوکر وہ انتخابات میں حصہ لیں تو اُن کو صالح عناصر کی تائید حاصل ہو سکے گی۔

ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ منتخب حکومتوں کو اس منشور پر عمل درآمد کرانے اور انتخابات کے وقت کئے گئے وعدے یاد دلانے اور حکومتوں کو جوابدہ بنانے کے لئے موثر کوشش کریں گے۔

(ب) منتخبہ حکومت کے مقاصد

ایک تکثیری، ترقی پسند اور وسیع الظرف (inclusive، یعنی ہر لحاظ سے شمولیت والا) ہندوستان کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لئے درج ذیل نکات کو ہر سنجیدہ سیاسی پارٹی کے مقاصد میں شامل ہونا چاہئے:

(1) تمام شہریوں کے لئے غذا، کپڑا، مکان، تعلیم، صحت اور باوقار زندگی کی ضمانت نیز منصفانہ تصورِ ترقی پر مبنی فلاحی ریاست کا قیام۔

(2) درج فہرست ذاتوں (SC)، درج فہرست قبائل (ST)، مسلمانوں، دیگر اقلیتوں اور سماج کے دیگر محروم طبقات، دیہی علاقوں، ملک کے محروم خطوں کی ہمہ جہت ترقی اور استقلال (empowerment، یعنی مستحکم اور مختار بنانا) پر خصوصی توجہ دے کر ملکی فضا میں صحت مند تبدیلی لانا۔

(3) ☆ دہشت گردی کے عوامل کا موثر تدارک کرکے دہشت گردی کا مکمل ازالہ تاکہ عوام میں تحفظ کا احساس پیدا ہو سکے۔

☆ ظلم، تشدد، ریاستی مظالم اور فرقہ وارانہ فسادات کا موثر انسداد۔

☆ غریبوں، عورتوں، مسلمانوں اور ملک کے غیر محفوظ طبقات کے تحفظ کو یقینی بنانا۔

(4) ☆ کرپشن، بے حیائی، جنسی جرائم، اقربا پروری، سیاست میں مجرمانہ عناصر کے نفوذ، ناروا امتیازات اور تفرقہ اندازی جیسی برائیوں کے خلاف موثر اقدام۔ دیانت و امانت، عفت و عصمت اور وسعت نظر کی قدروں کا فروغ۔

☆ ہر کمیونٹی کے تشخص کا احترام۔ ریاستی مشینری اور سیاسی ڈھانچہ کو اخلاقی اقدار کا پابند بنانا۔

(ج) پالیسی سازی کے لیے اقدامات :

درج بالا مقاصد کے حصول کے لئے ہم عوامی تائید کی متمنی پارٹیوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قانون سازی و پالیسی سازی کے اقدامات پر مبنی درج ذیل 16 نکاتی پروگرام کے نفاذ کا واضح الفاظ میں وعدہ کریں:

(1) ☆ دستور کے حصہ سوم میں مناسب ترمیم کی جائے جس کے ذریعہ ملک کے تمام شہریوں کے ضروریاتِ زندگی کے حق Right to Livelihood کو تسلیم کیا جائے جس کے تحت غذا، کپڑے، گھر، تعلیم اور صحت جیسی ضروریات کی فراہمی کی ضمانت ہو۔

☆ دستور میں ضروری ترمیم کر کے حق غذا (Right to Food) کا حصول آسان اور یقینی بنایا جائے۔ ملک میں راشن کارڈ سے محروم کروڑوں لوگوں کے لیے حق غذا کے حصول کو حتمی بنایا جائے۔

☆ KG سے PG (Post Graduation) تک مفت تعلیم دی جائے اور اعلیٰ تعلیم کی نجکاری ختم کی جائے۔

☆ کرپشن اور مہنگائی پر فوری قابو پایا جائے۔ بنیادی ضروری اشیاء کی فروخت پر سے نجی اداروں کی اجارہ داری ختم کی جائے۔ Privatisation یعنی نج کاری اور Disinvestment یعنی عدم سرمایہ کاری کی پالیسیاں ختم کی جائیں۔

☆ پیٹرول، ڈیزل، کوکنگ گیس اور دیگر ایندھنوں کو سستا کیا جائے۔ بجلی سستی اور لوڈ شیڈنگ ختم کی جائے۔

☆ پانی مفت فراہم کیا جائے۔

(2) ☆ رنگناتھ مشرا کمیٹی رپورٹ کو نافذ کیا جائے۔ اُس کی سفارش کے مطابق تعلیم اور ملازمتوں میں اقلیتوں کے لئے 15% ریزرویشن دیا جائے جس میں 10% ذیلی کوٹا مسلم اقلیت کے لئے محفوظ ہو۔

☆ مسلمانوں کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے اُن کے لیے بلدیاتی، اسمبلی اور پارلیمانی انتخابی حلقے محفوظ (Reserve) کیے جائیں۔

☆ کثیر مسلم آبادی والے انتخابی حلقوں کی نئی حد بندیاں (Delimitation) اور اُنہیں SC، ST اور خواتین کے لیے محفوظ (Reserve) کر کے مسلم ووٹوں کو بے اثر کرنے کی نامناسب متعصّبانہ پالیسی ختم کی جائے۔ اس کے لیے ایک قومی حد بندی کمیشن (National Delimitation Commission) قائم کیا جائے جو کثیر مسلم آبادی والے انتخابی حلقوں کی دوبارہ حد بندی کر کے مسلمانوں کے لیے ریزرو کرے۔

☆ 1950ء کا صدارتی آرڈیننس ختم کیا جائے جس کے ذریعے ریزرویشنس سے فائدہ اُٹھانے کے لیے SC اور ST کی شناخت چند مخصوص مذاہب کے ساتھ مشروط کی گئی ہے۔

☆ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا اقلیتی کردار بحال کیا جائے۔

☆ مہاراشٹر میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا علاقائی سینٹر قائم کرنے کے لیے مناسب جگہ اور دیگر سہولیات فراہم کی جائے۔

☆ علاقائی اور اقلیتوں کی زبانوں کے دستوری تحفظ کے لیے مہاراشٹر میں مراٹھی اور اُردو یونیورسٹیاں قائم کی جائیں۔ جن میں تمام فیکلٹیز (Faculties) موجود ہوں۔

☆ کسی بھی زبان کی کلاس جاری کرنے کے لیے طلباء کی کم از کم تعداد 20 اور اسکول کھولنے کے لیے طلباء کی کم از کم تعداد 100 ہونی چاہیے۔ لیکن اُردو کے معاملے میں یہ تعداد 30 اور 150 ہے جو کہ سراسر ناانصافی اور تعصب کی دلیل ہے۔ اُردو کے ساتھ یہ سوتیلا سلوک ختم کیا جائے۔

☆ اُردو کو ملک کی دوسری سرکاری زبان تسلیم کیا جائے۔

☆ جس طرح SC اور ST کی فلاح و بہبود کے لیے قومی ڈائریکٹریٹ قائم ہیں اُسی طرز پر اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لیے ایک بااختیار ڈائریکٹریٹ (Directorate for Minorities) قائم کیا جائے۔

☆ اوقاف کی جائیدادوں کی حفاظت کے لیے قوانین اور بااختیار مرکزی وقف بورڈ (Central Waqf Board) بنایا جائے۔اوقاف کی جائیدادوں سے مرکزی اور ریاستی حکومتوں اور اُن کے ذیلی اداروں کے ناجائز قبضے فوراً ختم کیے جائیں۔

(3) ☆ سچر کمیٹی رپورٹ کے مجوزہ ''اشاریہ تنوع'' Diversity Index Concept کو حکومتی و نجی شعبوں میں نافذ کیا جائے تاکہ SC، ST، مسلمانوں و دیگر محروم طبقات کو بہتر مواقع میسر آسکیں۔تمام حکومتی امداد اور اعانتیں (Grants) اسی Diversity Index Concept پر مبنی ہوں۔

☆ ایک مساوی مواقع کمیشن (Equal Opportunity Commission) قائم کیا جائے جس کے ذریعے مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کو اُن کے حقوق حاصل ہوں۔

☆ مہاراشٹر حکومت کے قائم کردہ محمود الرحمٰن اسٹڈی گروپ کی سفارشات فوراً منظور کی جائیں۔

(4) ☆ **MNREGA** (Mahatma Gandhi National Rural Employment Gurantee Act) کے دیہی روزگار قانون میں ترمیم کے ذریعہ سال میں 100 دن کے بجائے پورے 365 دن Minimum Vages Act (کم سے کم اجرت کا قانون) کے تحت روزگار کی ضمانت ہو۔

☆ اسی طرح کا ایک قانون شہروں میں رہنے والے غرباء کے لیے بنایا جائے۔

☆ سماجی بہبود کے اصول **CSR** (Corporate Social Responsibility، یعنی کمپنیوں پر سماجی بہبود کی ذمہ داری) کے تحت نجی شعبے کے منافع میں سے حاصل ہونے والی آمدنی کو Companies Act میں ترمیم کرکے 2% کی بجائے 3% کیا جائے اور اسے دیہی علاقوں میں روزگار پیدا کرنے کے لئے موثر طریقے سے استعمال کیا جائے۔

☆ غیر منظّم مزدوروں (Unorganized Sector) کے مسائل حل کرنے اور اُن کی فلاح و بہبود کے لیے ایک قومی بورڈ قائم کیا جائے۔

(5) Communal Violence [Prevention, Control and Rehabilitation of Victims] Bill نیشنل ایڈوائزری کونسل کی جانب سے پیش کردہ فرقہ وارانہ فسادات (حفظ ماتقدم، انسداد اور متاثرین کی بازآبادکاری) بل کو معقول ترمیمات کے ساتھ پیش اور منظور کیا جائے۔اس قانون کے ذریعہ سیاست دانوں، انتظامیہ (نوکرشاہی) اور محکمۂ پولس کو فسادزدہ علاقوں میں اُن کے کاموں کے لئے جوابدہ ٹھہرایا جائے اور فرقہ وارانہ فسادات کے متاثرین کو حقیقی انصاف فراہم کیا جائے۔

(6) مرکزی سطح کے تمام سیکورٹی قوانین مثلاً **UAPA** (Unlawful Activities Prevention Act، یعنی دہشت گردی کی روک تھام کے لیے بنایا گیا مرکزی قانون)، **AFSPA** (Armed Forces (Special Powers) Act، یعنی جموں کشمیر اور شمال مشرقی ریاستوں منی پور، آسام، میگھالیہ وغیرہ میں نافذ خصوصی قانون)، **NIAA** (National Investigation Agency Act 2008، یعنی 26/11 کے ممبئی حملے کے بعد دہشت گردی کے تدارک کے لیے بنایا گیا قانون) اور اسی طرح کے ریاستی قوانین **MCOCA** (Maharashtra Control of Organized Crime Act،

یعنی مہاراشٹر میں منظّم جرائم خصوصاً دہشت گردی کی روک تھام کا قانون)، **IT Act 2000** (Information Technology Act 2000) ، **IPC** (Indian Penal Code) اورایسے ہی دیگر قوانین کومنسوخ کیا جائے۔ بین الاقوامی قانون اور International Covenant of Civil and Political Rights (بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری اور سیاسی حقوق) کے بیان کردہ اصولوں سے ہم آہنگ قوانین بنائے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح Convention against Torture and other Cruel, Inhuman, or Degrading Treatment or Punishment (تشدداور بے رحمی، غیرانسانی یا تذلیلی رویہ یا سزا مخالف معاہدہ) اوراس کے اختیاری پروٹوکول International Convention for the Protection of All Persons from Enforced Disappearance (یعنی جبری لاپتہ افراد کے تحفظ کا بین الاقوامی معاہدہ) کی توثیق کی جائے اور ان معاہدات کے مطابق ملکی قوانین میں مناسب ترمیم ہو۔

(7) ایک آزاد عدالتی کمیشن تشکیل دیا جائے۔اس کے ذریعہ تخریب کاری کے واقعات اورالزامات کی منصفانہ تحقیق ہو۔ دہشت گردی کے مقدمات کے لئے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کی جائیں۔ نامعقول قوانین اور دھاندلی کے شکار متاثرین کے لئے تلافی کا نظم کیا جائے اورفرضی مقدمات کے ذریعہ بے گناہوں کو پھنسانے والوں کوسزا دی جائے۔

(8) ☆ کرپشن اور بدعنوانی کے خلاف سخت اقدامات ہوں۔

☆ قانونِ حق معلومات(**RTI**, Right To Information) کواس کے الفاظ وروح کے ساتھ بتمام وکمال نافذ کیا جائے۔

☆ سبھی سرکاری کاموں اور معاملات میں مکمل شفافیت کویقینی بنانے کے لئے e-governance (جدید الیکٹرانک ٹیکنالوجی کے ذریعے سرکاری کام کاج) کو رائج کیا جائے۔

(9) ☆ پولس فورس کومستعد (Professional) اورانسان دوست بنانے کے لئے قومی پولس کمیشن کی سفارشات نافذ کی جائیں اور پولس نظام میں ہمہ گیر اصلاح کی جائے۔

☆ پولس فورس کوسب کی نمائندہ اور غیر متعصب بنانے کے لئے اس فورس میں اقلیتوں کے لئے 25% ریزرویشن (15% مسلم + 10% دیگر) ہو۔

☆ قومی اقلیتی کمیشن کی سفارشات نافذ کی جائیں۔

(10) ☆ دخترکشی کے مجرموں کوسزائے موت دی جائے۔

☆ خواتین کی عزت و ناموس کی حفاظت اور جنسی جرائم کی روک تھام کے لئے ایک جامع پالیسی وضع کی جائے اور قانونی ترمیمات کے ذریعہ مجرمین کے لیے سخت سزا کویقینی بنایا جائے۔

☆ سماج میں اخلاقی اقدار اور عفت وعصمت(Discipline) کوفروغ دینے کے لئے تعلیمی پالیسی میں مناسب ترمیم کرکے اخلاقی اور مذہبی تعلیم کا نصاب شامل کیا جائے۔

☆ میڈیا، فلم اور لٹریچر کے ذریعہ فحاشی کے فروغ کو روکا جائے۔ اس سلسلے میں Film Censor Board کے قوانین و ضوابط میں بھی مناسب ترمیم ہو۔ میڈیا کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک بااختیار میڈیا مانیٹرنگ آتھوریٹی قائم کی جائے۔

☆ مرد و عورت کا بغیر نکاح ساتھ رہنا (Live in Relationship) کو قانوناً جرم قرار دیا جائے۔

☆ ہم جنسی کے خلاف سپریم کورٹ کے فیصلے پر مرکزی حکومت نے نظر ثانی کی اپیل کی ہے اُسے فوری واپس لیا جائے۔

☆ LGBT (Transgender یعنی تبدیلیٔ جنس، Bisexuality یعنی مرد عورت دونوں سے جنسی تعلق قائم کرنا، Gayism یعنی مرد مرد کا جنسی تعلق، Lesbianism یعنی عورت عورت کا جنسی تعلق) کو دستور کی دفعہ 377 کے تحت جرم قرار دیا جائے۔

☆ شادی کی عمر کی حد لڑکوں کے لیے 18 سال اور لڑکیوں کے لیے 16 سال مقرر کی جائے۔

(11) بجٹ میں تعلیم کے لیے قومی آمدنی **GDP** (Gross Domestic Product) کی موجودہ 4.5% رقم (اصل خرچ 6% ہی ہے) سے بڑھا کر 8% مختص کی جائے اور صحت پر موجودہ 2.5% سے بڑھا کر 5% رقم مختص کی جائے۔

(12) ☆ زرعی سیکٹر کو فروغ دینے کیلئے ایک جامع قومی پالیسی وضع اور نافذ کی جائے۔

☆ کسانوں کے لیے قومی کمیشن کی سفارشات نافذ ہوں۔

☆ فصل کے نقصان کی صورت میں کسانوں کی مدد کے لئے Calamity Fund کے طرز پر فنڈ قائم کیا جائے۔

☆ دلالوں کے بجائے حکومت کسانوں سے فصلیں خریدے یا کسانوں کی امداد باہمی انجمنیں براہِ راست پیداوار بازاروں میں بیچے۔

☆ کارپوریٹ کھیتی اور موہوم سودوں Future selling کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

(13) ☆ سماجی و انسانی فلاح و بہبود میں حکومتی رول کو بڑھا کر اقتصادی پالیسی میں اصلاحات کی جائے۔

☆ مالدار طبقہ پر ٹیکس زیادہ ہو۔

☆ بالواسطہ ٹیکسوں (Other indirect taxes) کے مقابلے میں بلاواسطہ ٹیکسوں (Direct یعنی Income Tax) کی شرح میں اضافہ کیا جائے۔

☆ بجٹ کو سماج کے محروم طبقات مثلاً SC، ST، مسلمان، خواتین، دیہی علاقوں، شہر کے غریب باشندوں اور معذورین کی خدمت کا ذریعہ بنایا جائے۔

☆ پنج سالہ منصوبوں میں ایک مسلم کمپونٹ پلان (Muslim Component Plan، یعنی صرف مسلمانوں کے لیے منصوبہ بندی) شامل ہو۔

(14) ☆ ڈاکٹر رگھورام راجن کی سرکردگی میں پلاننگ کمیشن کی Financial Sector Reforms کمیٹی کی سفارش کے مطابق بینکنگ میں غیر سودی مالیات کو متعارف کرایا جائے۔

☆ موجود قوانین میں مناسب ترمیم کی جائے تاکہ ملک کے محروم طبقات اور اقلیتیں مجموعی ترقی Inclusive Growth کے ثمرات سے فیضیاب ہوسکیں۔

(15) ☆ دستور میں مناسب ترمیم کے ذریعہ اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ کسی بھی اہم عالمی معاہدے کے انعقاد یا ملک کی خارجہ پالیسی میں اساسی تبدیلی کے لئے پارلیمینٹ کی توثیق ضروری ہو۔ ایسا کرنا اس لئے ضروری ہے کہ ملک کی خارجہ پالیسی آزاد اور منصفانہ، استعمار مخالف، جمہوریت نواز اور انسانیت دوستی کے اصولوں پر مبنی ہو جس پالیسی کے نتیجے میں پڑوسی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات استوار ہوں۔ ہماری خارجہ پالیسی اور دستوری اقدار میں ہم آہنگی پائی جائے۔

☆ اسرائیل اور امریکہ کی طرف خارجہ پالیسی کے جھکاؤ کو ختم کر کے سابق کی طرح عرب اور مسلم ممالک سے بہتر سفارتی تعلقات استوار کیے جائیں۔

☆ دُنیا کے ترقی یافتہ ممالک مثلاً امریکہ، روس، فرانس اور جاپان وغیرہ ایٹمی توانائی کے بجائے روایتی توانائیوں پر مرکوز پلاننگ کر رہے ہیں لیکن ہمارا ملک انہی ملکوں سے بھاری قیمت پر ایٹمی توانائی حاصل کر رہا ہے جو ماحولیات کے لیے سخت نقصاندہ ہے۔ حکومت غیر ملکوں سے ایٹمی توانائی حصول کے تمام معاہدے منسوخ کرے اور ایٹمی توانائی کے تمام پلانٹ بند کر دے۔

☆ Retail سیکٹر میں **FDI** (Foreign Direct Investment) بند کیا جائے۔

☆ SEZ (Special Economy Zones یعنی خصوصی معاشی خطے) اور SCZ (Special Coastal Zones یعنی خصوصی ساحلی خطے) فوراً ختم کیے جائیں جن کے ذریعے لاکھوں ایکڑ زمینیں ملک کے اصل باشندوں کو اجاڑ کر MNCs (ملٹی نیشنل کمپنیوں) کو دی جا رہی ہیں۔

☆ آدی باسیوں سے دستور کے تحت محفوظ اُن کی زمینیں غیر قانونی طریقے سے چھین کر MNCs کو بیچنے کے لیے اُنہیں نکسلوادی قرار دے کر اُن پر جو انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں وہ فوراً بند کیے جائیں۔ اس سازش کی منصفانہ عدالتی تحقیقات کرائی جائیں اور خاطیوں کو قرار واقعی سزائیں دی جائیں اور مقتول اور بے گھر آدی باسیوں کو مناسب ہرجانہ دیا جائے۔

☆ جنوبی خطے میں تعاون South-South Cooperation (یعنی کرۂ ارض کے جنوب میں واقع ترقی پذیر ممالک کا باہمی تعاون) کی راہ ہموار ہو۔

(16) ☆ انتخابی نظام میں اصلاحات کی جائیں اور اُنہیں زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جائے۔

☆ بلدیاتی اداروں اسمبلی اور پارلیمنٹ کے منتخب نمائندوں کو بدعنوانی میں مبتلا ہونے یا ووٹروں سے کیے گئے وعدوں کو پورا نہ کرنے کی شکل میں اُسے واپس بلانے (Right to Recall) کا ووٹروں کو اختیار دیا جائے۔

☆ جس انتخابی حلقے میں 50% سے زیادہ NOTA ووٹ پڑیں وہاں انتخابات دوبارہ کرائے جائیں۔

☆ دیہاتوں کی ہمہ گیر ترقی کے لیے پنچایت راج نافذ کیا جائے۔ پنچایتوں کو با اختیار بنایا جائے۔

☆ دیہاتوں کے انفراسٹرکچر اور خوشحالی کے وسائل کی منصوبہ بند ترقی کے لیے ہر دیہات کو ایک علاحدہ یونٹ تسلیم کیا جائے۔

☆☆☆